INSIGHT OF QURAN
EDUCATION FOR WOMEN

/INSIGHTOFQURAN

WHERE TRUTH STAND ALONE

کربلا: حق کی آخری حد

حق تنہا، مگر شکستہ نہیں تھا

EP:09

پانی کی بندش اور آلِ رسولؐ کی پیاس

منظر کا تصور کیجیے..

7 محرم الحرام 61 ہجری کا سورج۔
کربلا کی ریت اب تپتے ہوئے کوئلوں کی طرح دہک رہی ہے۔
خیموں کے پردے ہلتے ہیں، تو اندر سے معصوم بچوں کے سسکنے اور سوکھے ہونٹوں سے العطش! العطش! (پیاس! پیاس!) کی دھیمی صدائیں سنائی دیتی ہیں۔ فرات کا نیلا پانی خیموں سے محض کچھ فاصلے پر لہریں مار رہا ہے، لیکن آلِ رسولؐ اور دریا کے درمیان پانچ سو مسلح یزیدی تیر اندازوں کی ایک دیوار کھڑی کر دی گئی ہے۔

جب شمر ذی الجوشن ابنِ زیاد کا سخت خط لے کر کربلا پہنچا، تو عمر بن سعد کے پاس امن کا کوئی راستہ نہ بچا۔

7 محرم الحرام کو کوفہ کے دار الامارہ سے ابنِ زیاد کا ایک مخصوص اور سفاکانہ حکم نامہ عمر بن سعد کو موصول ہوا:

"حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کے درمیان اور فرات کے پانی کے درمیان رکاوٹ بن جاؤ! ان کو پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چکھنے دو، جس طرح اس سے پہلے امیر المؤمنین عثمان بن عفانؓ کو پانی سے محروم کیا گیا تھا۔"

(بحوالہ: تاریخ طبری، جلد 4، صفحہ 312 / البدایہ والنہایہ، ابنِ کثیر، جلد 8، صفحہ 189)

عمر بن سعد نے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے فوراً عمرو بن حجاج زبیدی کی قیادت میں پانچ سو گھڑ سواروں کا ایک بھاری دستہ فرات کے گھاٹ پر تعینات کر دیا، تاکہ کاروانِ حسینی کا کوئی بھی شخص دریا کے قریب نہ جا سکے۔

7 محرم گزر گئی، پھر 8 محرم کا دن آیا۔ گرمی اپنے عروج پر تھی، اور خیموں میں پانی کے مشکیزے بالکل خشک ہو چکے تھے۔ امام حسینؑ کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے (جن میں چار سالہ سیدہ سکینہؑ اور نو ماہ کے علی اصغرؑ شامل تھے) پیاس کی شدت سے نڈھال ہونے لگے۔

مائیں بچوں کے سوکھے ہونٹوں پر گیلی مٹی یا گیلے کپڑے رکھتیں تاکہ انہیں کچھ تسکین مل سکے۔ یہ وہ مرحلہ تھا جہاں یزیدی لشکر نے سوچا تھا کہ پیاس کی یہ شدت امام حسینؑ کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دے گی، لیکن حسینی عزم لوہے سے زیادہ مضبوط ثابت ہو رہا تھا۔

جب خیموں میں پیاس حد سے بڑھ گئی، تو امام حسینؑ نے اپنے بھائی حضرت عباس بن علیؑ کو بلایا، جنہیں ان کی بے پناہ شجاعت اور وفاداری کی وجہ سے قافلے کا علمدار (Flag-bearer) اور سقا (پانی پلانے والا) کہا جاتا تھا۔

امامؑ نے عباسؑ کو تیس سواروں اور بیس پیدل جوانوں (کل 50 افراد) کا ایک دستہ دے کر رات کے اندھیرے میں فرات سے پانی لانے کا حکم دیا۔ ان جوانوں کے ساتھ بیس خالی مشکیزے تھے۔

رات کے اندھیرے میں جب یہ جانثار دستہ فرات کے قریب پہنچا، تو یزیدی کمانڈر عمرو بن حجاج نے للکارا: تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو؟

امام حسینؑ کے مخلص قاصد نافع بن ہلالؓ نے جواب دیا:

"ہم یہاں اپنے اس پیاسے نبی کے نواسے اور معصوم بچوں کے لیے پانی لینے آئے ہیں، جن کا پانی تم لوگوں نے بند کر رکھا ہے۔"

عمرو بن حجاج نے تکبر سے کہا: تم خود جتنا چاہو پی لو، لیکن حسینؑ کے لیے ایک قطرہ پانی بھی لے جانے کی اجازت نہیں ہے۔

نافع بن ہلالؓ نے غصے سے فرمایا:

"خدا کی قسم! یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ حسینؑ اور ان کے بچے پیاسے رہیں اور میں اکیلا پانی پی لوں!"

اسی لمحے، حضرت عباسؑ نے اپنے جوانوں کو اشارہ کیا اور بنو ہاشم کے جوان دشمن کی صفوں پر ٹوٹ پڑے۔ ایک طرف حضرت عباسؑ اور نافع بن ہلال دشمن کے پانچ سو سپاہیوں کو پیچھے دھکیل رہے تھے، اور دوسری طرف پیدل جوانوں نے تیزی سے دریا میں اتر کر بیس مشکیزوں کو پانی سے بھر لیا۔

یہ غازی عباسؑ کی وہ شجاعت تھی کہ وہ دشمن کے حصار کو توڑ کر بیس مشکیزے پانی صحیح سلامت خیموں تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے!

(بحوالہ: تاریخِ طبری، جلد 4، صفحہ 312 / الکامل فی التاریخ، ابنِ اثیر، جلد 4، صفحہ 54)

جب یہ پانی خیموں میں پہنچا، تو بچوں اور خواتین میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لیکن یہ بیس مشکیزے پانی اتنے بڑے قافلے، جوانوں اور اونٹوں کے لیے صرف ایک یا ڈیڑھ دن کے لیے کافی تھا، کیونکہ 9 محرم الحرام کے بعد فرات پر پہرا اتنا سخت کر دیا گیا کہ پانی لانے کی تمام راہیں ہمیشہ کے لیے مسدود ہو گئیں۔

اب کربلا اپنے آخری اور خونی مرحلے کی طرف بڑھ رہی تھی، جہاں پیاس ایک عظیم امتحان بن کر سامنے آنے والی تھی۔

آج کا نوجوان تاریخ کے اس سب سے ہولناک موڑ پر غور کرے۔

پانی بند کرنا جنگ کا کوئی اخلاقی اصول نہیں ہے۔ جو لوگ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یزید کا نظام ایک اسلامی خلافت تھا، وہ پیاسے بچوں پر پانی بند کرنے کے اس سرکاری آرڈر کا کیا جواب دیں گے؟

اگلی قسط

9 محرم الحرام کی شام: یزیدی لشکر کا خیموں پر حملے کے لیے آگے بڑھنا۔ امام حسینؑ کا حضرت عباسؑ کو بھیج کر ایک رات کی عبادت کی مہلت مانگنا۔ شبِ عاشور (عاشورہ کی رات) کا وہ منظر جب حسینی خیموں سے تلاوتِ قرآن کی آوازیں یوں آرہی تھیں جیسے شہد کی مکھیوں بھنبھناہٹ ہو۔